روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 6؍اپریل 2013ء 24 جمادی الاول 1434 ہجری 6؍شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 78

سماعت اور بصارت کے لئے دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔
اے اللہ میرے جسم کو عافیت سے رکھ اور میری سماعت اور بصارت کی بھی خود حفاظت فرما۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات حدیث نمبر:3402)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دوسروں کیلئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں اُن کی عمر دراز ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ ...... (الرعد:18) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔ جب کہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو اس آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اُٹھا سکتے ہیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اُٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا۔ وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ خَیۡرُ النَّاسِ مَنۡ یَّنۡفَعُ النَّاسَ بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے جیسے طبابت میں حیلہ کام آتا ہے۔ اس طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 353)

دہقانی عورتیں ایک دن بچوں کیلئے دوائی وغیرہ لینے آئیں۔ حضور اُن کو دیکھنے اور دوائی دینے میں مصروف رہے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح حضور کا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:

یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ مَیں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 308)

ایک بار میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک ڈپٹی انسپکٹر پنسل سے ناخن کا میل نکال رہا تھا۔ جس سے اس کا ہاتھ ورم کر گیا۔ آخر ڈاکٹر نے ہاتھ کاٹنے کا مشورہ دیا اس نے معمولی بات سمجھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ مَیں نے پنسل کو ناخن سے بنایا۔ دوسرے دن جب مَیں سیر کو گیا تو مجھے اس ڈپٹی انسپکٹر کا خیال آیا اور ساتھ ہی میرا ہاتھ ورم کر گیا۔ مَیں نے اسی وقت دعا کی اور الہام ہوا اور پھر دیکھا تو ہاتھ بالکل درست تھا اور کوئی ورم یا تکلیف نہ تھی۔ غرض بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی۔ مگر اس کے لئے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے، تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے۔ ہماری کتاب میں اس کی بابت صاف لکھا ہے اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ (۔) (الرعد:18) ایسا ہی پہلی کتابوں سے پایا جاتا ہے۔

ہمارے مرزا صاحب (یعنی والد محترم۔ ناقل) پچاس برس تک علاج کرتے رہے۔ اُن کا قول تھا کہ اُن کو کوئی حکمی نسخہ نہیں ملا۔ سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اِذن کے بغیر ہر ایک ذرّہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا۔ توبہ و استغفار بہت کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ خدا نے یہی فرمایا ہے کہ دعا قبول کروں گا اور کبھی کہا کہ میری قضاء و قدر مانو۔ اس لئے مَیں تو جب تک اِذن نہ ہوئے کم امید قبولیت کی کرتا ہوں۔ بندہ نہایت ہی ناتواں اور بے بس ہے۔ پس خدا کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 242)

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2013ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 4۔اگست 2013ء ہے۔

داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس، مع ٹیلیفون نمبر
2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی
4۔ درخواست پر صدر صاحب/ امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔
ا۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2013ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔
ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔
د۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں۔ انٹرویو/ ٹیسٹ 19,18۔اگست 2013ء کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ 15۔اگست 2013ء کو صبح 9 بجے نظارت تعلیم ربوہ اور مدرسۃ الحفظ طالبات میں لگائی جائے گی۔

حتمی داخلہ دسمبر 2013ء کے بعد تسلی بخش کارکردگی پر ہوگا۔

نوٹ: بیرون از ربوہ طالبات کو اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

منظور شدہ سفارشات سب کمیٹی شوریٰ 2013ء

بابت خطبات و دیگر پروگرام خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

شوریٰ کی تجویز نمبر1

تجویز از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام پروگرام ہر فرد جماعت کو سنانے کے لئے خصوصی مہم چلائی جائے کیونکہ خلافت سے وابستگی ہی ہماری اخلاقی اور روحانی تربیت کی ضمانت ہے۔

اس تجویز کے بارہ میں مجلس شوریٰ کی قائم کردہ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات سب کمیٹی

1۔حضور انور کے براہ راست خطبہ جمعہ نیز دیگر ایسے تمام پروگرام دیکھنے کی طرف توجہ دلائی جائے جن میں حضور انور شامل ہوتے ہیں۔اس سلسلہ میں مسلسل کوشش اور یاددہانی کی ضرورت ہے۔تنظیمیں اپنے ممبران کو ایم ٹی اے سے وابستہ کرنے کی خصوصی کوشش کریں۔ بار بار یاد دہانی کے علاوہ اس امر کی نگرانی کی جائے کہ اگرکوئی live خطبہ نہ سن سکے تو بعد میں مختلف اوقات میں نشر ہونے والی ریکارڈنگ ضرور سن لے۔خطبہ کے بعد رپورٹ بھی لی جائے اور جو افراد خطبہ اور دیگر پروگرام نہ سن سکے ہوں انہیں توجہ دلائی جائے۔

2۔ایم ٹی اے کی اہمیت اور برکات میں سب سے اہم خلافت سے مضبوط تعلق ہے، یہ بات احباب جماعت کے سامنے خطبات، دروس اور تقاریر میں بار بار پیش کی جائے۔ نیز ایم ٹی اے کے فوائد، خطبات امام کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے فولڈرز شائع ہوں۔

3۔والدین اپنے گھروں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کے زیادہ سے زیادہ پروگرام سننے کی طرف توجہ دیں۔والدین کے اپنے عمدہ عملی نمونہ سے ان کے بچے اور آئندہ نسلیں ہمیشہ کیلئے خلافت سے وابستہ ہوجائیں گی۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات میں بیان ہونے والے امور کی بابت گفتگو کرتے رہا کریں۔ اسی طرح جماعتیں اور تنظیمیں ایسے پروگرامز بنائیں جن میں حضور انور کے ارشادات کی دہرائی ہوتی رہے نیز آئندہ ان کو سننے اور عمل کرنے کی طرف دلچسپی پیدا ہو۔

4۔افراد جماعت کے گھروں میں جہاں تک ممکن ہو سکے ڈش لگوانے کی تحریک کرنی چاہیے اور جہاں افراد جماعت ڈش لگوانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہاں جماعتی نظام کے تحت ڈش سنٹر قائم کئے جائیں اور بااثر احباب کے ذریعے افراد جماعت کو ایم ٹی اے کی سہولت مہیا کی جائے اور کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو جو ایم ٹی اے کی نعمت سے محروم ہو۔ جماعتیں اس بارہ میں جائزہ لیں اور فہرستیں بنائیں نیز مستقل جائزہ بھی لیتے رہیں کہ ڈش یا کیبل ٹھیک کام کررہی ہے۔ ڈش کی سیٹنگ کے لئے ٹیکنکل Assistance بہت ضروری ہے۔ ہر جماعت میں ایسے ٹرینڈ آدمی ہونے چاہئیں جو کسی بھی خرابی کو فوری طور پر ٹھیک کرسکیں۔اضلاع کی سطح پر Work Shops کا انعقاد کیا جائے جس میں احباب کو ڈش اور رسیور کی Settings اور دیگر جدید ذرائع کے استعمال کی ٹریننگ کا اہتمام ہو۔ ایم ٹی اے کی فریکونسی اور Direction سے متعلق معلومات جماعتی اخبارات اور رسائل میں بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں۔نیز مرکزی طور پر ڈش کی ٹیوننگ اور سیٹنگ سے متعلق معلومات پر مبنی ایک کتابچہ بھی شائع کیا جائے۔

5۔حضور انور کے پروگرامز کی تفصیل اور ان کے اوقات کو روزنامہ الفضل کے خطبہ ایڈیشن میں شائع کیا جائے۔ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کے پروگرامز اور ان کے اوقات الفضل اور جماعتی رسائل میں مسلسل شائع ہوتے رہیں۔نیز دیگر اہم پروگرامز کی اطلاع بھی احباب جماعت کو کردی جائے۔ سرکلر، SMS اور ای میل کے ذریعہ اطلاعات دی جاسکتی ہیں۔

6۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ پوری دنیا میں ایک ہی وقت پر براہ راست نشر ہوتا ہے۔ اس دوران احمدی احباب کو اپنے کاروبار اور دیگر مصروفیات چھوڑ کر خطبہ سننا چاہیے۔نیز اپنے ماحول میں اور زیر رابطہ افراد کو بھی خطبہ سننے کی طرف توجہ دلانی چاہیے۔

7۔حضور انور کے تمام پروگرامز کے بارہ میں ایک فولڈر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے شائع کیا جائے۔جس میں پروگرامز کی تفصیل اور اوقات درج ہوں۔خطبات اور حضور انور کے دیگر پروگرامز کے اوقات چارٹس کی صورت میں ہر گھر میں آویزاں کئے جائیں۔

8۔ذیلی تنظیمیں اپنے ممبران کو ایم ٹی اے پر حضور انور کے پروگرام دیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔اہم پروگرام شروع ہونے سے قبل فون یا SMS کے ذریعہ یاددہانی کروائی جاسکتی ہے۔مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ تینوں ذیلی تنظیمیں ایم ٹی اے پر حضور انور کے پروگراموں سے استفادہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

9۔حضور انور ایدہ اللہ کے تمام خطبات جماعتی ویب سائیٹ پر دستیاب ہیں۔آڈیو میں ان کو سنا بھی جاسکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ وڈیو کی صورت میں یہ خطبات اور دیگر اہم پروگرامز youtube پر بھی دستیاب ہیں۔احباب اپنی سہولت کے مطابق ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

10۔ایم ٹی اے پر حضور انور کے پروگراموں سے استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید کئی جدید ذرائع بھی مہیا کردیئے ہیں۔ان کے ذریعے دوران سفر یا کسی بھی جگہ ایم ٹی اے دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ان جدید ذرائع میں آئی فون iPhone، سمارٹ فون smartphone، ٹیبلٹ tablet آئی پوڈ ipod اور آئی پیڈ ipad وغیرہ شامل ہیں۔ان کے استعمال کے بارہ میں مضامین شائع ہوں۔ نیز سستے اور بہتر ذرائع کے بارہ میں احباب کی راہنمائی کی جائے اس سلسلہ میں معلوماتی سیمینارز منعقد کئے جائیں۔جدید ذرائع کے استعمال کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد کتابچہ شائع کرے۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سفارشات منظور ہیں۔اللہ تعالیٰ توفیق دے اور بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

السید محمد سعیدی صاحب

جس طرح دنیا کے مقدس ترین شہر مکہ معظّمہ سے پہلے حضرت محمد بن احمد مکی کو طائف سے عثمان عرب صاحب کو امام الزمان پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی اسی طرح شام کے اول المبائعین ''السید العالم التقی محمد سعیدی الطرابلسی اثار الحمیدانی'' تھے۔(تحفہ بغداد صفحہ 16 طبع اول)

آپ نہایت درجہ بزرگ اور نابغہ روزگار عالم تھے اور فخر الشعرا اور مجدد الادباء کے خطاب سے یاد کئے جاتے تھے۔

(الانصاف بین الاحباء مطبوعہ پنجاب پریس ص1)

آپ اپنے وطن سے بذریعہ بحری جہاز پہلے کراچی پہنچے بعد ازاں کرنال میں اپنے حلقہ احباب میں قیام کیا پھر بغرض علاج دہلی چلے گئے اور حکیم محمد اجمل خاں دہلوی کے زیر علاج رہے اور شفایاب ہونے کے بعد اسی شہر کے مشہور مدرسہ فتح پوری میں علوم عربیہ میں فرائض تدریس بجالانے لگے کہ اسی دوران انہیں ڈیرہ دون میں حضرت حافظ محمد یعقوب صاحب نے آئینہ کمالات اسلام سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا آنحضرتؐ کی شان اقدس میں مطبوعہ نعتیہ عربی قصیدہ دکھلایا جسے پڑھ کر آپ بے ساختہ پکار اٹھے کہ **عرب بھی اس سے بہتر کلام نہیں لاسکتے خدا کی قسم میں ان اشعار کو حفظ کروں گا۔**

(رسالہ سچائی کا اظہار صفحہ 6,5 طبع اول مطبوعہ مئی 1893ء)

ازاں بعد آپ کو سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوا جہاں حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب نے انہیں آئینہ کمالات کے عربی حصہ کا رد لکھنے پر ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا۔اس وقت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بھی موجود تھے جن سے حضرت السید محمد سعید نے حضرت اقدس کی شخصیت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور قادیان حاضر ہوگئے۔

(ایقاظ الناس عربی ص4,3 مطبوعہ مطبع ریاض ہند امرتسر اشاعت رجب 1311ھ مطابق جنوری 1894ء)

آپ قریباً سات ماہ تک قادیان میں تحقیق و تفحص میں مصروف رہے حضرت اقدس کو نہایت قریب سے دیکھا اور حضور کے علمی فیضان سے متمتع ہوئے اور بالآخر بعض مبشر رویا کی بناء پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے اور ساتھ ہی آپ میں ایسا علمی و روحانی انقلاب برپا ہوا کہ نہایت درجہ فصیح و بلیغ پہلے ایک رسالہ السید عبدالرزاق قادری بغدادی مقیم حیدرآباد دکن ''الانصاف بین الاحباء'' کے نام سے شائع کیا جس میں نہایت شاندار رنگ میں انہیں تحریک احمدیت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی سے متعارف کرایا ازاں بعد رسالہ ''ایقاظ الناس'' شائع کرکے دعوت الی اللہ کا حق ادا کردیا۔یہ حقائق و براہین سے لبریز رسالہ بڑی تقطیع کے 72 صفحات اور پانچ فصلوں میں مشتمل تھا۔

حضرت مسیح موعود نے کرامات الصادقین (صفحہ 16 طبع اول) اور ''نور الحق'' حصہ اول صفحہ 23,22 (مطبوعہ جنوری 1894ء) میں ان معرکہ آرا عربی تالیف کا تذکرہ فرمایا اور ان کے پراز معلومات اور مسکت دلائل اور معارف کو نہایت روح پرور الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔علاوہ ازیں انہیں 313 رفقاء کبار میں شامل کرنے کا بھی اعزاز بخشا۔

(الفضل 21 جولائی 2001ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی

قرآن کریم کی سورۃ البقرہ میں خدا تعالیٰ مشرکین کے مقابل پر مومنوں کی ایک صفت کا اظہار یوں فرماتا ہے۔

’’اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں‘‘۔

(البقرہ آیت 166)

خدا تعالیٰ نے عشق الٰہی اور محبت خداوندی کے متوالوں کے لئے ایک شیریں آواز سے یہ اعلان بھی کروایا کہ:

’’تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا‘‘۔

(آل عمران 32)

فرمان الٰہی کی تعمیل میں یہ مژدہ جاں فزا سنانے والے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰؐ تھے جنہوں نے اپنے رب سے انتہا درجہ کی محبت کی اور اللہ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو کر دنیا کو ایک بہترین اور خوبصورت نمونہ دیا۔ خدا تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا نشان ہے اور اسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے کہ آنحضرتؐ کی زندگی کے حالات جتنے ظاہر ہیں اور کسی نبی کے نہیں ہیں۔ آپؐ کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے آپؐ کی زندگی پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی ساری زندگی عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے۔ باوجود بڑی بڑی جماعتی ذمہ داریوں کے آپؐ دن رات عشق الٰہی میں مصروف رہتے۔ خانہ کعبہ کے پڑوسی تو شراب کی محفلوں میں مصروف ہوتے یا پھر ست پڑے سو رہے ہوتے تو عین اسی وقت ایکغار میں عشق الٰہی میں مصروف ہوتے۔

اہل مکہ کی گواہی

چنانچہ اسی عشق الٰہی کے نظاروں کو دیکھ کر مکہ کے لوگ سچ ہی تو کہتے تھے کہ:

’’کہ محمدؐ تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے‘‘

(المنقذ من الضلال از امام غزالی صفحہ 151)

محبت الٰہی کی تمنا

آپؐ کی محبت الٰہی کا اندازہ آپؐ کی نماز، روزہ، عبادت، ذکر الٰہی سے خوب ہو سکتا ہے مگر آپؐ کا عشق الٰہی میں یہ حال تھا کہ آپؐ حضرت داؤدؑ کی یہ دعا بڑے شوق سے اپنی دعاؤں میں شامل فرماتے تھے۔

اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ! اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

(ترمذی کتاب الدعوات ما جاء فی عقد التسبیح 3412)

اور پھر خود بھی ایک دعا محبت الٰہی کے حصول کے لئے آپؐ نے سکھلائی جو بلاشبہ حضرت داؤدؑ کی دعا سے کہیں بڑھ کر ہے۔ آپؐ اپنے مولیٰ کے حضور دعا گو ہیں۔

’’اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے۔ اے اللہ میری دل پسند چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کے حصول کے لئے قوت کا ذریعہ بنادے اور میری وہ پیاری چیزیں جو تو مجھ سے علیحدہ کردے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرمادے‘‘۔

(ترمذی کتاب الدعوات ما جاء فی عقد التسبیح 3413)

عشق الٰہی میں آپؐ کی حالت

آپؐ عشق الٰہی میں یوں مشغول ہوتے کہ دنیا سے بے پرواہ ہو کر اور رات کو صبح تک یوں عبادت کرتے تھے کہ بعض دفعہ آپؐ کے پاؤں مبارک سوج جاتے تھے اور آپؐ کو دیکھنے والوں کو آپؐ کی حالت پر رحم آتا تھا۔ جیسا کہ حضرت عائشہ نے ایک ایسے ہی موقع پر کہا

’’یا رسول اللہ! آپؐ تو خدا تعالیٰ کے پہلے ہی مقرب ہیں آپؐ اپنے نفس کو اتنی تکلیف کیوں دیتے ہیں‘‘۔

تو آپؐ نے فرمایا! اے عائشہ

’’کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں‘‘

عشق الٰہی عبادات کے ذریعہ

ایک سچے عاشق کی طرح جب بھی اپنے معشوق کے گھر سے بلاوا سنتے تو لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوتے۔ جبکہ اپنی امت کو تو یہ سہولت دے دی کہ جب کھانا چنا جا چکا ہو تو کھانے سے فارغ ہو کر نماز ادا کرو مگر اپنا یہ حال تھا بلال کی آواز سنی تو صرف اتنا کہا ’’اسے کیا ہوا اللہ اس کا بھلا کرے‘‘ اور اگلے ہی لمحے وہ چھری جس سے بھنا ہوا گوشت کاٹ رہے تھے وہیں پھینکی اور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

(ابوداؤد کتاب الطہارت باب ترک الوضوء مما مست النار 160)

بیماری میں بھی نماز ضائع نہ ہونے دیتے تھے۔ ایک دفعہ گھوڑے سے گر جانے کے باعث جسم کا دایاں پہلو شدید زخمی ہو گیا کھڑے ہو کر نماز نہ ادا فرما سکتے تھے بیٹھ کر نماز پڑھائی مگر باجماعت نماز میں ناغہ نہ فرمایا۔

(بخاری کتاب المرضیٰ باب اذا عاد مریضاً 5226)

آپؐ خوشی کی حالت میں بھی یاد الٰہی سے غافل نہ ہوتے اور نہ ہی غمی کے موقعوں پر نہ سفر میں یا حضر میں بلکہ جیسے بھی آپؐ کو اطلاع ہوتی تو خدا کے حضور حاضر ہو جاتے۔ صحت کی حالت ہو یا بیماری کی آپؐ ذکر الٰہی سے غافل نہ ہوتے۔

غزوہ احد کی شام جب لوہے کے خود کی کڑیاں دائیں رخسار میں ٹوٹ جانے سے بہت سا خون بہہ چکا تھا۔ آپؐ زخموں سے نڈھال تھے اور 70 اصحاب کی شہادت کا غم دوسری طرف سے کہیں بڑھ کر اور اعصاب شکن تھا اس روز بھی بلال کی اذان پر نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

اور آخری بیماری میں جب رسول خدا تپ محرقہ میں مبتلا تھے مگر فکر تھی تو نماز کی۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپؐ کے منتظر ہیں۔ بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا پانی کے مشکیزے میرے اوپر ڈالو تعمیل ارشاد ہوئی۔ پھر غشی طاری ہوگئی پھر ہوش آیا تو پوچھا نماز ہوگئی؟ جب پتہ چلا کہ اصحاب انتظار میں ہیں تو فرمایا مجھ پر پانی ڈالو۔ جس کی تعمیل کی گئی۔ غسل سے بخار کم ہوا تو تیسری بار نماز کے لئے جانے لگے مگر نقاہت کے باعث نیم غشی کی کیفیت طاری ہوگئی اور آپؐ مسجد میں تشریف نہ لے جا سکے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی و وفاتہ 4088)

بخار میں جب ذرا سا افاقہ ہوا تو اسی بیماری اور نقاہت میں دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر رسول اللہؐ ان کا سہارا لے کر نماز پڑھنے مسجد گئے۔ حالت یہ تھی کہ پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے آپؐ نے ان کے بائیں پہلو میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور یوں آخری دم تک خدا کی عبادت کا حق ادا کر کے دکھا دیا۔

(بخاری کتاب الاذان باب حد المریض ان یشھد الجماعۃ 624)

کلام خدا سے محبت

عشق حقیقی کی ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے کہ انسان اپنے محبوب سے منسوب ہر چیز سے محبت کرتا ہے۔ چنانچہ رسول خداؐ کلام الٰہی سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔

خدا تعالیٰ کا کلام آپؐ سنتے تو بے اختیار آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ خصوصاً وہ آیات جن میں آپؐ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن شریف کی کچھ آیات مجھے سناؤ۔ میں نے اس کے جواب میں کہا یا رسول اللہ! قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے میں آپ کو کیا سناؤں۔ فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ دوسرے لوگوں سے بھی پڑھوا کر سنوں۔ اس پر میں نے سورۃ النساء پڑھ کر سنانی شروع کی۔ جب اس آیت پر پہنچا کہ فکیف اذا جئنا...... تو رسول اللہؐ نے فرمایا بس کرو بس کرو۔ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن 4662)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہؐ کے ساتھ مجھے رات گزارنے کا موقع ملا آپؐ نے بسم اللہ کی تلاوت شروع کی اور رو پڑے اور روتے روتے گر گئے پھر بیس مرتبہ بسم اللہ پڑھی اور ہر بار روتے روتے گر پڑتے تھے اور آخر پر فرمایا وہ شخص بڑا ہی نامراد ہے جس پر رحمان اور رحیم خدا بھی رحم نہ کرے۔

(الوفاء باحوال المصطفیٰ لابن جوزی صفحہ 549)

اذن الٰہی کے منتظر

نبی کریمؐ کے عشق الٰہی کی انتہا کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کبھی کام نہ خود کرتے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا حکم نہ آجائے۔

چنانچہ مکہ کے ظالموں نے اپنے ظلم کی آپؐ پر انتہا کر دی ہر طرح کے مظالم کا آپ کو نشانہ بنایا مگر اس وقت تک آپؐ نے مکہ نہ چھوڑا جب تک کہ خدا تعالیٰ کی وحی نہ آگئی اور وحی کے ذریعہ مکہ چھوڑنے کا حکم نہ دیا گیا۔

اہل مکہ کے ظلموں کی شدت دیکھ کر جب صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی تو اصحاب رسول نے خواہش ظاہر کی کہ آپؐ بھی ان کے ساتھ چلیں تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے ابھی تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن نہیں ملا۔

لوگ تو مشکل یا مصیبت کے وقت اپنے قریبی لوگوں کو اکٹھا کر لیتے ہیں مگر حضورؐ تن تنہا رہے ہجرت نہ کی صرف اس لئے کہ خدا کی طرف سے حکم نہیں ہوا تھا اور پھر جب مکہ والے لشکر بن کر مدینہ میں مسلمانوں پر ٹوٹ پڑنے کو تیار تھے تو اس وقت بھی جب خدا نے مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دے دی تو آپؐ مقابلہ کے لئے نکلے غرض ہر

موقعہ پر اذنِ الٰہی کے منتظر تھے۔

احکامِ الٰہی کی بجا آوری

نبی کریمؐ کے عشقِ الٰہی کا اظہار آپؐ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری سے خوب ہوتا ہے اور آپؐ ایسی مستعدی سے بجا آوری کرتے تھے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ جب سورۃ النصر میں افواج کے اسلام میں داخلہ پر استقبال کی خاطر اللہ کی تسبیح وحمد اور استغفار کرنے کا حکم ہوا تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

’’اس کے بعد رسول اللہؐ کی کوئی نماز خالی نہ جاتی تھی جس میں آپؐ یہ کلمات نہ پڑھتے ہوں۔

’’اے اللہ تو پاک ہے اے ہمارے رب اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ مجھے بخش دے‘‘

(بخاری کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع 752)

اللہ کے نام کی عظمت و احترام

نبی کریمؐ کے عشقِ الٰہی کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ آپؐ کے دل میں اللہ کے نام کا عظمت واحترام کس قدر تھا۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی صحابی نے حضورؐ سے عرض کیا

کہ وہی ہوا یا ہوگا جو اللہ اور آپؐ نے چاہا

رسول کریمؐ نے فرمایا تم نے مجھے خدا کے برابر ٹھہرا دیا ہے۔ گویا صرف ماشاء اللہ کہو کہ یہی کامل توحید ہے۔ (مسند احمد جزاوّل صفحہ 354)

عظمتِ توحید

نبی کریمؐ نے اپنی ساری زندگی عشقِ الٰہی سے ڈوبی ہوئی گزاری اور ہر پہلو پر مکمل عمل کیا۔ توحید کے قیام میں پورا زور لگایا اور آپؐ کو شرک سے بہت نفرت تھی جس کا اندازہ ہمیں ان واقعات سے خوب ہوسکتا ہے۔

آپؐ شرک سے اس قدر نفرت کرتے تھے کہ وفات کے وقت جب کہ آپؐ جانکندن کی تکلیف میں مبتلا تھے آپؐ کبھی دائیں کروٹ لیتے اور کبھی بائیں اور فرماتے جاتے:

خدا لعنت کرے ان یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ یعنی وہ نبیوں کی قبروں پر سجدہ کرتے ہیں اور ان سے دعائیں کرتے ہیں۔

آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ اگر میری قوم ایسا کرے گی تو میں اس سے بیزار ہوں اور جب غزوہ احد میں کفار مکہ کے درّہ احد سے دوبارہ حملہ کے بعد مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اس دوران 70 مسلمان شہید ہوئے تھے۔ خود رسول اللہؐ کی شہادت کی خبر پھیل گئی تھی۔ دشمن اس خوشی میں لگا ہوا تھا کہ ہم نے مسلمانوں کی طاقت کو توڑ کے رکھ دیا ہے۔

تو ابوسفیان مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

’’کیا تم لوگوں میں محمدؐ موجود ہے‘‘

رسول اللہؐ نے ازراہ مصلحت خاموشی کا فرمایا کہ جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر ابوسفیان بولا

’’کیا تم میں ابو قحافہ کا بیٹا موجود ہے‘‘ (یعنی ابوبکر)

رسول اللہؐ نے پھر فرمایا جواب نہ دو۔ پھر ابو سفیان بولا۔

’’کیا تم میں عمر ہے‘‘

مسلمانوں کی مسلسل خاموشی دیکھ کر ابوسفیان نے فتح کا نعرہ لگایا۔

اُعلُ ھُبَل۔ ہبل بت زندہ باد

یہ فقرہ سنا ہی تھا کہ رسول اللہ کی غیرت توحید نے جوش مارا آپؐ نے اصحاب کو جواب دینے کا ارشاد فرمایا اصحاب نے پوچھا کیا جواب دیں فرمایا کہو

اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ

اللہ سب سے بلند اور اعلیٰ شان والا ہے

ابوسفیان پھر بولا ہمارا تو عزیٰ بت ہے تمہارا کوئی عزیٰ نہیں

رسول اللہؐ نے فرمایا اسے جواب میں کہو کہ:

’’اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں‘‘

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد)

فتح مکہ کے موقع پر بھی غیرت توحید کی عجب شان دیکھنے میں آئی وہ گھر جس کے بارے میں حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ اے خدا میری اولاد کو بتوں کی پرستش سے بچانا۔ بعثت نبیؐ سے پہلے اس خانہ خدا میں 360 بت تھے لیکن حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کے طفیل نبی کریمؐ نے اس گھر کو جھوٹے خداؤں سے پاک کیا۔

مکے میں داخل ہوتے وقت دنیا نے انکساری کا یہ منظر دیکھا کہ فخر انسانیت نے اپنا سر اتنا جھکا دیا کہ سواری کے پالان کو چھونے لگا تھا۔ لیکن جب رب جلیل کی عظمت و وحدانیت کا وقت آیا تو غیرت کا اظہار یوں فرمایا کہ ایک ایک بت کے پاس جا کر پوری قوت سے اس پر اپنی کمان ماری اور ان کو گراتے چلے گئے اور بڑے جلال سے یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔ جاء الحق ......

(بنی اسرائیل 82)

(بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ)

آنحضرتؐ کی ساری زندگی عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی گزری جس کا اظہار ہم نے آپؐ کی عبادات، نمازوں، دعاؤں، ذکر الٰہی، غمی وخوشی کے لمحات میں دیکھا اور یہی عشق الٰہی تھا جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا:

تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

(آل عمران آیت 32)

چنانچہ اگر ہم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہیں یا ایسے بنا چاہتے ہیں جن سے خدا محبت کرتا ہے تو عشق الٰہی میں نبی کریمؐ کی پیروی لازم ہے اور بلاشبہ آپؐ نے اپنا کامل نمونہ ہمیں مہیا کر دیا ہے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم پیروی رسول سے اپنی دنیا و آخرت کو کامیاب بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریمؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے عشق الٰہی عطا فرمائے۔

❀......❀......❀

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب لاس اینجلس امریکہ

جماعت احمدیہ سیرالیون کا 52 ویں جلسہ سالانہ اور جماعتی ترقیات سے متعلق ذاتی مشاہدات وتاثرات

(قسط اول)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جماعت احمدیہ سیرالیون کے 52 ویں جلسہ سالانہ میں خاکسار کو ازراہ نوازش و شفقت بطور مرکزی نمائندہ بھجوایا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس عاجز کی سراسر خوش بختی اور سعادت تھی۔

خاکسار واشنگٹن سے 3 فروری 2013ء کو برٹش ایرویز کے ذریعہ لندن پہنچا اور یہاں پر حضور انور کی زیارت نصیب ہوئی نیز حضور انور سے مل کر ہدایات بھی لیں اور 4 فروری کو شام لندن سے روانہ ہو کر 5 فروری علی الصبح ساڑھے پانچ بجے سیرالیون کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں پر مکرم محمد نعیم اظہر صاحب مربی سلسلہ لنگی ریجن خاکسار کو لینے آئے ہوئے تھے۔ چند منٹوں میں ہی امیگریشن ہوگئی۔ کیونکہ جب نعیم اظہر صاحب نے انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے مربی ہیں اور یہاں پر خدمات بجا لاتے رہے ہیں اور اب وزٹ پر آئے ہیں تو انہوں نے جلد ہی سارے کاغذات مکمل کر کے انٹری پرمٹ دے دیا۔

خاکسار کو 1982ء سے جنوری 1986ء تک اس ملک میں جماعتی خدمات بجالانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے۔ اس لئے ہر چیز کو بغور مشاہدہ کیا اس ملک کی ترقی اور سب سے بڑھ کر جماعت احمدیہ کی ترقیات کو دیکھ دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا رہا اور یہی اس تحریر کا موضوع بھی ہے کہ 25 سال قبل کیا تھا اور آج جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کہاں سے کہاں تک خلیفہ وقت کے عظیم اور بابرکت سایہ میں پہنچ چکی ہے۔

لونگی جماعت

سب سے پہلے تو میں لونگی جماعت کا ذکر کرتا چلوں۔ مشن ہاؤس دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ 27 سال پہلے جب خاکسار یہاں تھا تو نہ مشن ہاؤس تھا، نہ بیت الذکر تھی اور نہ ہی جماعت۔ ہاں ایک سکول ضرور تھا۔ اب ماشاء اللہ مشن ہاؤس کی عمارت ہے جس میں بجلی کے لئے سولر سسٹم بھی لگا ہوا ہے۔ اور پانی کا نل بھی نیز ڈش انٹینا بھی۔ مشن ہاؤس کے باہر بھی ہیومینیٹی فرسٹ نے ایک نل عام پبلک کے استعمال کے لئے لگایا ہوا ہے جس سے عام پبلک فائدہ اٹھا رہی ہے۔

مشن ہاؤس

چند گھنٹوں بعد ہم بذریعہ فیری لونگی سے مشن ہاؤس جو 15 باتھ سٹریٹ پر واقع ہے پہنچ گئے۔ ماشاء اللہ کیا بلند و بالا عظیم الشان عمارت ہے مشن ہاؤس کی اینٹرینس پر دو مینارے لگے ہیں کلمہ شریف لکھا ہوا ہے اور جماعت احمدیہ ہیڈ کوارٹرز کا پتہ درج ہے 27 سال قبل ایک چھوٹا سا مشن تھا جہاں پر ایک دفتر اور ایک بیڈ روم برائے مہمانان کرام اور مشنری انچارج اور امیر صاحب کے لئے 2 کمروں پر مشتمل ایک گھر تھا اور چھوٹے سے پریس کی جگہ تھی۔ لیکن اب 2 منزلہ عمارت مہمانوں کے لئے الگ 2 کمرے۔ اٹیچ باتھ روم اور مرکزی خلافت لائبریری، احمدیہ ریڈیو سٹیشن سب سے بڑھ کر یہ کہ نمازوں کی ادائیگی کے لئے ایک بہت بڑا ہال بھی بن گیا ہے جہاں پر 5 وقت نماز کی آواز لاؤڈ سپیکر پر گونجتی ہے اور 5 وقت کی نمازیں ہوتی ہیں۔ غیر از جماعت بھی کثرت کے ساتھ ہماری بیت میں نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔

فری ٹاؤن بوتک

7 فروری کی صبح فری ٹاؤن مشن ہاؤس سے جماعت کی گاڑی میں سوار ہو کر بو(Bo) کے لئے روانہ ہوئے جہاں جلسہ سالانہ ہونا تھا۔

فری ٹاؤن سے بوتک کے راستہ میں مختلف شہر اور گاؤں برلب سڑک تھے جہاں پر بار بار محترم امیر صاحب ہماری توجہ اس طرف مبذول کراتے رہے کہ وہ دیکھیں احمدیہ بیت الذکر، ادھر دیکھیں ایک بیت الذکر بن رہی ہے، گویا بوتک کے سفر میں بیسیوں جگہیں ایسی آئیں جہاں سڑک سے ہی ماشاء اللہ جماعت احمدیہ کی بیوت نظر آ رہی تھیں۔ یا تو بن چکی ہیں یا زیر تعمیر تھیں اور بہت سی ایسی بیوت ہیں جو سڑک سے دور، گاؤں اور شہروں میں تھیں۔ الحمدللہ

اس سفر کے دوران ہائی وے پر ہی جماعت کی بیوت میں بے شمار ایسے احمدی نظر آئے جو ٹرانسپورٹ کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ کب بس یا ٹرک ملے تو اس پر سوار ہو کر بو میں جلسہ کے لئے پہنچ جائیں۔ یہ منظر بھی قابل دید تھا اور روحانی جذبات اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔

ٹرانسپورٹ کا یہ سفر 6 سے 8 گھنٹے تک کا تھا اور گرمی بھی شدید اور بعض اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ لوگ ٹرکوں میں سوار ہیں، جس پر چھت بھی نہیں ہے ایسے ٹرک جیسے ربوہ میں بجری اور روڑی ڈھونے کے لیے ہوتے ہیں۔ اسی کو انہوں نے غنیمت جانا اور اس پر سوار ہو گئے۔ ایک ٹرک میں لوگ صرف کھڑے تھے اوپر اس کی چھت بھی نہ تھی، گرمی شدید، ایک آدمی کو اندر کھڑا ہونے کی بھی جگہ نہ ملی تو اس نے ٹرک کی کمانی کے ساتھ رسہ باندھ لیا اور باہر کی طرف رسہ پر بیٹھ کر اس طرح لٹکا ہوا تھا جس طرح جھولے پر بیٹھتے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ بعض لوگ پیدل بھی آئے، بعض لوگ سائیکلوں پر اور بعض ٹرکوں پر، بسوں وغیرہ میں سوار ہو کر پہنچے۔

شام کو بو پہنچ گئے سب سے پہلے ہم بو جلسہ گاہ میں پہنچے خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کی آمد آمد تھی۔ بعض بہت پرانے بزرگ اور لوگ بھی ملے۔

نماز تہجد میں ذوق وشوق

سیرالیون کا جلسہ سالانہ 8، 9 اور 10 فروری بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو تھا۔ چنانچہ جمعہ کی صبح کو نماز تہجد سے پروگرام شروع ہونا تھا۔ یہ دیکھ کر سخت حیرانی ہوئی کہ نماز تہجد کا وقت تو ساڑھے چار بجے تھا مگر لوگ 4 بجے سے پہلے ہی آ کر بیٹھ گئے تھے۔ بعض لوگ تو رات کو جلسہ گاہ ہی میں سو گئے کہ مبادا کہیں تہجد کی نماز ہی Miss نہ ہو جائے۔ یہ بات بھی خوشکن ہے جو محترم امیر صاحب نے بتائی کہ یہاں ہمسائیگی میں رہنے والے غیر از جماعت دوست بھی اجازت لے کر نماز تہجد میں شامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں دن نماز تہجد باجماعت ہوئی اور تینوں دن ہی یہ نظارہ ہم نے خود دیکھا نہ صرف نماز تہجد کے لئے بلکہ باقی پانچوں نمازوں پر بھی ماشاء اللہ بہت خوش کن حاضری رہی۔

جلسہ کے یہ تین دن بڑے روحانی ماحول میں گزرے۔ جلسہ کی تقاریر بھی ماشاء اللہ بہت اچھی تھیں۔ اللہ تعالیٰ سب مقررین کو جزا دے۔ آمین۔

صدر مملکت آف سیرالیون کی جلسہ گاہ میں آمد

گزشتہ دو تین سالوں سے موجودہ صدر مملکت آف سیرالیون Dr. Ernest Bai Koroma یہاں کے جلسہ سالانہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ نہ صرف شریک بلکہ سیشن شروع ہونے سے لے کر آخر تک رہتے ہیں اور ساری تقاریر سنتے ہیں اور پھر آخر میں خود بھی تقریر کرتے ہیں۔ 2005ء اور 2006ء میں بھی اس وقت کے صدر Dr. Tejan kabah بھی جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے تھے۔

صدر مملکت کے جلسہ گاہ میں تشریف لانے پر حکومتی سطح پر انہیں گارڈ آف آنرز پیش کیا گیا۔ یہ سب کچھ جلسہ گاہ (ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول کا گراؤنڈ) ہی میں ہو رہا تھا۔ گارڈ آف آنرز سے فراغت پا کر جناب صدر مملکت جماعت کے تمام مربیان کرام نیشنل عاملہ کے ممبران، حکومتی سطح پر آنے والے ممبرز آف پارلیمنٹ، منسٹرز اور پیراماؤنٹ چیف نیز دیگر اہم شخصیات سے ہاتھ ملاتے ہوئے سٹیج کی طرف بڑھے۔ سٹیج پر خاکسار نے ان کا استقبال کیا اور محترم امیر صاحب نے صدر مملکت کے ساتھ خاکسار کا تعارف کرایا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم و ترجمہ کے بعد مختلف تقاریر ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب سیرالیون نے Welcome Address پیش کیا اور جلسہ کے بارہ میں بیان کر کے صدر مملکت اور سب نمائندگان اور حکومتی سطح پر آنے والے مہمانان کرام کو خوش آمدید کہا اور جلسہ میں شامل ہونے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

محترم امیر صاحب نے خاکسار کو بھی اس موقعہ پر ریمارکس دینے کے لئے سٹیج پر بلایا۔ خاکسار نے بتایا کہ گزشتہ سال جب سیرالیون اپنی آزادی کی 50 ویں سالگرہ منا رہا تھا جماعت احمدیہ امریکہ نے دو مرتبہ ایسٹ کوسٹ میں بیت الرحمان میں اور ویسٹ کوسٹ کی بیت الحمید میں یوم آزادی کی تقریب منعقد کی جس میں عزت مآب جناب سفیر سیرالیون بھی شامل ہوئے اور محترم امیر صاحب امریکہ جناب ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے سفیر سیرالیون اور تمام موجود احباب سیرالیون کو خوش آمدید کہا اور اس موقعہ پر مبارکباد پیش کی۔

صدر مملکت نے آخر میں خطاب فرمایا اور اپنے خطاب میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

صدر مملکت نے کہا کہ مجھے میری قوم نے دوسری دفعہ صدر مملکت منتخب کیا ہے اور اس عرصہ میں عوام کی خدمت اور بہتری کے لیے جو ایجنڈا تیار کیا ہے وہ ہے "ایجنڈا آف پراسپیرٹی" اور اس ایجنڈے کی کامیابی کے لئے چند قوانین بنائے گئے ہیں اور وہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں جو نظم و ضبط کے ساتھ قوانین کی پابندی کرتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے پیروکاروں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ دنیا کے جس حصے میں بھی ہوں اپنے ملک کے قوانین کی پابندی کرتے ہیں میں پچھلے دو سالوں سے آپ کے جلسہ میں شریک ہو رہا ہوں اور احباب جماعت کی اس خوبی سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ اتنی بڑی تعداد میں احباب جماعت کا جمع ہونا اور مکمل نظم و ضبط کے ساتھ پروگراموں میں شرکت کرنا اور مقررین کو سننا اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ زندگی کے ہر میدان میں چاہے وہ روحانی ہو یا دنیاوی قوم کی خدمت کر رہی ہے میں جماعت کی ان خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور تہہ دل سے اس کام میں حصہ لینے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ صدر مملکت نے اپنی تقریر میں خاکسار کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ان کی طرف سے His Holiness حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو محبت بھرا السلام علیکم اور دعاؤں کا تحفہ بھی پہنچا دیں۔

امسال جلسہ سالانہ کی حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے 16 ہزار سے زائد تھی۔

جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن کے بعد نماز جمعہ کی ادائیگی تھی خاکسار نے خطبہ جمعہ دیا جس میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے ہیں۔

حضور انور کا پیغام

دوسرے سیشن میں جس کی صدارت Mr. Sanusi S. Deen سینئر ممبر آف نیشنل عاملہ سیرالیون کر رہے تھے۔

خاکسار کو یہ سعادت ملی کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ سیرالیون کے احباب جماعت کے لئے اپنا محبت بھرا پیغام بھجوایا تھا وہ بھی پڑھ کر سنایا۔

حضور نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ کے ممبران کو محبت بھرا السلام علیکم کہا اور نصیحت فرمائی کہ اس جلسہ کو عام جلسوں کی طرح خیال نہ کریں بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود نے جو اغراض ومقاصد بیان کیے ہیں جلسہ کے ان کو ملحوظ رکھیں۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں "آسمانی فیصلہ" سے بھی ایک اقتباس پیش کیا حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک کتاب نسیم دعوت سے بھی ایک اقتباس پیش کیا جس میں تقویٰ و پاکیزگی اختیار کرنے، پانچ نمازوں کی باجماعت بروقت ادائیگی، جھوٹ نہ بولنے اور کسی کو زبان کے ذریعہ تکلیف نہ دینے کے بارے میں دلوں میں برے خیالات نہ لانے کی، ظلم اور غلط کاریوں سے مکمل اجتناب کرنے کی نصیحت کی گئی تھی پیش کیا۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں احباب جماعت کو یہ نصیحت بھی فرمائی تھی کہ ہمیشہ نظام خلافت کے ساتھ منسلک رہیں اور میرے خطبات کو باقاعدگی سے سن کر ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں اگر احباب لائیو خطبہ نہیں سن سکتے تو ریکارڈنگ سنیں۔ حضور نے فرمایا کہ خود بھی خلافت سے چمٹیں رہیں اور اپنی اولاد در اولاد کو بھی اس کی نصیحت کرتے رہیں آج دین کی ترقی خلافت سے ہی وابستہ ہے حضور انور نے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر دعا بھی کی۔

حضور انور کے پیغام کا دو زبانوں ٹمنی اور مینڈے میں ترجمہ بھی ہوا۔ احباب اس پیغام کو اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے اور دوران پیغام بار بار نعرہ ہائے تکبیر خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔

جلسہ کے تیسرے دن خاکسار نے سیرت اقدس حضرت مسیح موعود پر تقریر کی۔ جس میں حضور کی سیرت کے تعلق باللہ، خدمت خلق اور بچوں کی تربیت وغیرہ امور سے متعلق واقعات بیان کئے۔

دورہ جات و جماعتی ترقیات کا مشاہدہ

مگبورکا میں جب خاکسار مکرم طاہر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ مکینی ریجن کے ساتھ پہنچا تو سڑک پر ہی خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے نوجوان اپنے صاف سادہ لباس میں خدام الاحمدیہ کے سکارف کے ساتھ نظر آئے جسے دیکھ کر دل خدا کی حمد سے لبریز ہو گیا۔ بیت الذکر پہنچے پر ایک ہجوم نظر آیا، ماشاء اللہ بیت الذکر خدام، انصار، اطفال، لجنہ اور ناصرات سے بھری ہوئی تھی۔ ہر

ایک محبت سے پیش آ رہا تھا، ہر کوئی اپنا تعارف کرا رہا تھا۔ 27 سال پہلے نہ اتنی بڑی جماعت تھی اور نہ ہی خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اتنی مضبوط بنیادوں پر قائم تھی۔ رات کو یہاں جماعت نے انتظام کیا تھا کہ نمازوں کے بعد تقریر کروں۔ خاکسار بعض گھروں میں بھی ملاقات کے لئے گیا۔ پرانے بزرگوں اور جماعت کے سرکردہ احباب میں سے اکثر تو وفات پا چکے تھے۔ خاکسار کو ان میں سے بعض کی قبروں پر جا کر دعا کرنے کا موقع ملا۔

مگبورکا میں پرائمری سکول تو پہلے سے ہی تھا، اسے وزٹ کیا لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سیکنڈری سکول کے لئے پروگرام بن رہا ہے اس کی تعمیر کے لیے اینٹیں بنائی جا رہی تھیں۔ ہمارے پرائمری سکول کی ماشاء اللہ بہت بڑی جگہ ہے یہ ابھی تک عیدگاہ کے طور پر بھی کام آتی ہے۔

یہاں کے پاصنفا آدم صاحب صدر ہوا کرتے تھے بہت اثر و رسوخ والے آدمی تھے وفات پا گئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ ان کا ایک بڑا عظیم الشان ہوٹل تھا اور بہت بڑا گھر بھی تھا۔ مگر جب سول وار ہوئی تو باغیوں نے ان کے ہوٹل کو جلا دیا اور سارا سامان لوٹ کر لے گئے اور گھر کو تو بالکل مسمار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حضور سے صبر جمیل دے۔ اب پاصنفا آدم تو وفات پا گئے ہیں ان کی بیگم زینب ہیں جنہوں نے سکول اور اپنا گھر دکھایا۔ اور رات کے کھانے کا ہم سب کا انتظام اپنے گھر کیا۔

مکینی MAKENI

اسی طرح یہاں سے 10 میل کے فاصلے پر مکینی ہے وہاں 27 سال قبل ایک دو گھرانے احمدی تھے۔ البتہ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب جو اب سیکرٹری نصرت جہاں ہیں اور خاکسار نے مل کر مکینی میں آٹھویں تک کا سکول جاری کیا تھا۔ یہ سکول ایک کرائے کی بلڈنگ میں شروع کیا تھا مگر اب ماشاء اللہ یہاں پر اپنی پراپرٹی پر پرائمری سکول بھی ہے اور سیکنڈری سکول بھی۔ پرائمری اور سیکنڈری سکول میں قریباً ایک ہزار طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں خاکسار ساری کلاسوں میں بھی گیا۔ اساتذہ سے بھی ملاقات کی۔

مکینی میں ایک دو گھر ہی احمدیوں کے تھے مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط اور فعال جماعت قائم ہے۔ اپنی نئی بیت الذکر بن چکی ہے نیا مشن ہاؤس بھی بن چکا ہے۔ بیت الذکر میں نماز پڑھ کر دل کو ایک سکون نصیب ہوا اور جماعتی ترقی پر خدا کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ دوسری مرتبہ محترم امیر صاحب کی معیت میں خاکسار نے ایک اور بیت الذکر کا سنگ بنیاد بھی یہاں رکھا۔ اس کی بھی دلچسپ کہانی ہے۔

اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد مکینی شہر کے ایک دوسرے محلّہ میں تھا۔ یہاں پر نو مبائع جماعت قائم ہوئی ہے۔ ریجنل صدر جناب محمد سانکوہ صاحب نے ذاتی طور پر یہ پلاٹ خریدا ہے اور اس میں بیت الذکر کی تعمیر کے لئے 2500 یو ایس ڈالرز کی بلڈنگ کا سامان خریدنے کے لئے قربانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ مکرم امیر صاحب سیرالیون نے مکرم محمد سانکوہ صاحب کے بارہ میں بتایا کہ جب حضور انور خلافت جوبلی کے جلسہ کے لئے گھانا تشریف لے گئے تو محمد سانکوہ صاحب کی بھی شدید خواہش تھی کہ وہ بھی جلسہ گھانا میں شریک ہوں اور حضور کی زیارت کریں لیکن پورا کرایہ نہ تھا۔ نصف کرایہ تھا، چنانچہ انہوں نے باقی نصف کرایہ بطور قرضہ مشن سے لینے کی درخواست کی ۔ اور حضور انور کی خدمت میں اجازت کے لئے لکھا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ انہیں پورا کرایہ دے دیں اور ان سے نصف بھی نہ لیں۔ چنانچہ یہ گھانا جلسہ میں شرکت کے لئے چلے گئے۔ وہاں پہنچ کر جب انہیں مختلف دوستوں کے حالات کا علم ہوا کہ کسی نے اتنی بڑی جائیداد مشن کے لئے دے دی ہے کسی نے اتنی بڑی مالی قربانی بیت الذکر کے لئے کر دی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

تو ان باتوں کا ان پر اثر ہوا وہ کہتے ہیں کہ میں نے دل ہی دل میں دعائیں کرنی شروع کر دیں کہ الٰہی مجھے بھی اتنی توفیق دے کہ میں بھی کوئی جائیداد اور مالی قربانی جماعت کے لئے دوں ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور انہوں نے زمین کا یہ ٹکڑا خرید کر جماعت کے حوالے کیا اور 2500 ڈالر کی رقم سے بیت الذکر کی تعمیر کا سامان بھی خریدا۔

مائل 91

مکینی سے اگلے دن ہم مائل 91 پہنچے۔ 27 سال قبل یہاں جماعت تو تھی مگر تعداد میں بہت کم۔ مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں احمدی احباب ہیں اور ایک فعال جماعت ہے خدا تعالیٰ نے یہاں ایک بڑی بیت الذکر بھی جماعت کو برلب سڑک تیار کرنے کی توفیق دی۔

مکرم عبدالحمید صاحب معلم وقف جدید

نمازوں کا پابند پیارا صادق

1991ء کی بات ہے کہ خاکسار ضلع حیدر آباد کی ایک چھوٹی سی جماعت سنجر چانگ میں بطور معلم تعینات تھا بڑے بھی نمازوں پر آتے لیکن پانچوں وقت نماز باجماعت میں بچوں کی حاضری قدرے زیادہ ہوتی تھی تو ان بچوں میں ایک چھوٹا بچہ معصوم سا چہرہ خوبصورت نام صادق عمر تقریباً 4 سال، اپنے دادا کی انگلی پکڑے باقاعدہ بیت الذکر آتا اور اپنے دادا کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے دادا کی نقل کر کے نماز پڑھتا۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ چھوٹے بچوں میں عادت ہوتی ہے کہ بیت الذکر میں آ کر بہت شور کرتے ہیں لیکن خاکسار نے صادق کو کبھی شور یا شرارت کرتے نہیں دیکھا بہت پیاری اور معصوم ادائیں تھیں ان خوبصورت اداؤں کو دیکھ کر خاکسار کو رشک آتا کہ یہ چھوٹا سا بچہ کتنی خوبصورت اداؤں کا مالک ہے۔ صادق کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانا اب بھی خاکسار کو یاد ہے کتنی میٹھی زبان تھی پیارے صادق کی۔ خاکسار نے پہلے سنجر چانگ میں 6 ماہ گزارے۔

خاکسار کا وہاں سے تبادلہ ہوگیا۔ دوبارہ صادق سے ملاقات نہ ہوئی سال گزرتے گئے پیارا صادق اپنے دادا اور دادی صاحبہ کے زیر تربیت پروان چڑھتا رہا۔ آخر جوانی کی عمر کو چھونے لگا حسن اتفاق ایسا ہوا کہ صادق کے دادا نے محلّہ ناصر آباد جنوبی ربوہ میں پلاٹ لے لیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ بعد مکان کی تعمیر شروع کر دی خاکسار کی رہائش بھی اسی محلّہ میں بلکہ صادق کے دادا کے مکان کے قریب تھی۔ کچھ عرصہ بعد صادق کے دادا چوہدری محمود احمد صاحب سنجر چانگ سے اپنی فیملی ربوہ لے آئے پھر صادق بھی ان کے پاس آ گیا اب صادق نوجوان ہو چکا تھا۔ جب بچہ نوجوان ہوتا ہے تو بعض اوقات نیکی کے کاموں خصوصاً نمازوں میں سست ہو جاتا ہے۔ لیکن صادق کی تو دادا اور دادی نے ایسی تربیت کر چھوڑی تھی صادق بھلا کب سست ہوتا وہی معصوم صادق جس کی دادا نے اس کی انگلی پکڑ کر بیت الذکر کی راہ دکھائی تھی وہ نوجوان آج بھی نمازوں میں باقاعدہ تھا دادا اور پوتا کا ساتھ بچپن سے بڑا پکا تھا۔ دادا بیت الذکر میں ہے تو صادق بھی ساتھ ہے۔ یہ ساتھ اتنا پختہ ہو چکا تھا کہ دادا بازار جا رہا ہے تو صادق ساتھ ہی ہے خاکسار جب بھی ان دونوں کو اکٹھے دیکھتا تو یہی دعا ہوتی کہ اللہ اس جوڑی کو تا دیر سلامت رکھے۔

صادق میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ صادق بہت شریف، کم گو، خاموش طبع لیکن خاموشی میں ایک حسن تھا۔ نمازوں کے اوقات میں گھر سے بیت الذکر اور بعد نماز بیت الذکر سے گھر، تنظیمی کاموں میں شغف تھا جو کام ذمہ لگتا پوری ذمہ داری سے ادا کرتا۔ بچپن میں کوئی شرارت نہ دیکھی تھی۔ جوانی میں کسی سے لڑتے نہیں دیکھا لہجہ میں بہت نرمی تھی زبان شائستہ تھی۔ حیا اور شرم بہت تھا کسی سے بات کرتے تو سر اور نگاہیں ہمیشہ نیچی ہوتیں وصیت کی ہوئی تھی۔

خاکسار صادق کی ان حسین عادات کو دیکھتا تو دل میں شوق پیدا ہوتا اور دعا نکلتی کہ ہمارے محلّہ کا ہر نوجوان صادق جیسا بن جائے۔

اگست 2009ء کے اوائل میں آپ کے تایا جان بیرون ملک سے ربوہ آ رہے تھے۔ صادق ان کے استقبال کے لئے لاہور ائیرپورٹ جانے لگا تو دادا نے اپنے ساتھ کا لحاظ رکھتے ہوئے صادق سے کہا کہ اکٹھے چلتے ہیں۔ لیکن اس بار صادق نے کہا نہیں میں اکیلا ہی جاؤں گا۔ آج آپ یہیں رہیں۔ یہ ساتھ تو کبھی ٹوٹا نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا اور صادق اپنے ساتھی کے بغیر روانہ ہوا۔ لاہور ائیرپورٹ پر پہنچا۔ اپنے تایا جان اور دیگر عزیز و اقارب سے مل کر صادق کتنا خوش ہوا ہوگا اور کیا کیا پیار و محبت کی باتیں تایا جان سے ہوئی ہوں گی خیر یہ قافلہ خوشی خوشی ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک خوفناک ایکسیڈنٹ ہوا۔ وین میں بیٹھے ہر ایک عزیز کو چوٹیں لگیں۔ لیکن صادق کو شدید قسم کی چوٹ آئی ہسپتال لے جایا گیا۔ لیکن صادق جانبر نہ ہو سکا دنیائے فانی سے کوچ کا وقت آن پہنچا تھا صادق اپنے حقیقی مالک سے جا ملا۔

اللہ تعالیٰ صادق کو غریق رحمت کرے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا محمد اجمل خاں صاحب نائب صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی زارہ محمود واقفہ نو بنت مکرم طاہر محمود صاحب نیو یارک امریکہ نے 6 سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچی کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اس کی نانی مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اور بچی کی والدہ مکرمہ نادیہ محمود صاحبہ امریکہ کو حاصل ہوئی ہے مورخہ 23 مارچ 2013ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ نیو یارک نے بچی سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو نیک، خادمہ دین اور قرآن پاک کی نعمت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد صاحب نعیم الیکٹرک ٹریڈرز ریلوے روڈ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

ان کی والدہ محترمہ سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار محمد سلیم صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 23 مارچ 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مورخہ 25 مارچ بعد از نماز عصر بیت مہدی میں مکرم قریشی قیصر محمود صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنی یادگار میں 7 بیٹے اور دو بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ طاہر احمد صاحب ربوہ، مکرم منور احمد صاحب جرمنی، مکرم ناصر احمد صاحب جرمنی، مکرم نسیم احمد صاحب جرمنی، مکرم شکیل احمد صاحب جرمنی، مکرم شفیق احمد صاحب جرمنی اور دو بیٹیاں مکرمہ امینہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدیر صاحب لندن، مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد ناصر صاحب آف جرمنی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی نسلوں میں خادم دین پیدا کرتا چلا جائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نیو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم اسد اللہ صاحب ولد مکرم نصر اللہ صاحب مختصر علالت کے بعد 11 مارچ 2013ء کو بقضائے الٰہی 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کی نماز جنازہ 12 مارچ کو مکرم شکیل احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بعد از تدفین دعا بھی کروائی۔ مرحوم کو احمدیہ قبرستان بھیرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم ہمدرد، ملنسار، خوددار اور نافع الناس وجود تھے اور حضرت میاں خدا بخش صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ، پانچ بیٹے، چار بھائی، ایک بہن اور دو پوتے سوگوار چھوڑے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم رانا عرفان افضل صاحب آف جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد صاحب مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب آف چک نمبر 88 ج۔ب ضلع فیصل آباد کی وفات پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے خود تشریف لا کر یا بذریعہ فون تعزیت کی اور مرحوم کے جنازہ اور تدفین میں بھی احباب جماعت نے شمولیت فرما کر ہمدردی کا سلوک فرمایا۔ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے بہن بھائیوں کی طرف سے سب احباب کا شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو اور انہیں اجر عظیم فرمائے۔ میرے والد صاحب مرحوم اور ان کے تمام لواحقین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کی احباب سے درخواست ہے۔ آمین

ضرورت چوکیدار

دارالحمد ہوسٹل واقع A-134 نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں سیکیورٹی کے لئے چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ درخواست گزار کے پاس اپنا اسلحہ اور لائسنس ہونا لازمی ہے۔ ضرورت مند احباب جو کہ دینی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی تصدیق شدہ درخواستوں (صدر حلقہ یا متعلقہ امیر صاحب) کے ہمراہ بالمشافہ ملیں۔

سپرنٹنڈنٹ دارالحمد لاہور

03216209491,042-35831423

ٹریفک کنٹرول کے سلسلہ میں ربوہ کے احمدی احباب کیلئے ضروری ہدایات

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

آنحضور ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا راستے کو اس کا حق دو صحابہؓ نے عرض کی راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا!

☆ نظریں نیچی رکھو۔ ☆ کسی کو دکھ اور تکلیف دینے سے بچو۔ ☆ سلام کا جواب دو۔ ☆ نیک باتوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو (صحیح بخاری کتاب الاستیذان)

اقصیٰ چوک سے اقصیٰ روڈ گولبازار تک اور ہسپتال کے سامنے ریڑھیوں رکشوں اور گاڑیوں کی پارکنگ کی وجہ سے اس قدر رش ہوتا ہے کہ تمام شہریوں اور مسافروں کے لئے انتہائی تکلیف دہ اور پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ جب پھاٹک بند ہوتا ہے تو اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ صورتِ حال پیدا ہوجاتی ہے جو کسی بھی لحاظ سے ایک مہذب تعلیم یافتہ اور منظّم جماعت کے شہریوں کا ماحول نظر نہیں آتا بلکہ اس کے برعکس منظر پیش ہو رہا ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں آپ سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ براہ کرم درج ذیل باتوں پر عمل کریں۔

1۔ مہربانی فرما کر ٹریفک قوانین پر عمل کریں اور ربوہ کے ماحول کو منظّم کرنے میں تعاون کریں۔

2۔ اقصیٰ چوک گول دائرہ میں داخل ہوتے ہوئے ٹریفک قوانین کے مطابق اپنے بائیں ہاتھ مڑیں۔

3۔ اپنی گاڑیوں کو پارکنگ ایریا میں پارک کر کے خریداری کریں اور جہاں بھی پارک کریں سلیقے سے اور سڑک کو چھوڑ کر پارک کریں۔

☆ پارکنگ ایریاز گولبازار، یادگار روڈ، اقصیٰ چوک، ریلوے روڈ، سبزی مارکیٹ جامعہ کوارٹرز کے ساتھ

4۔ مہربانی فرما کر کوئی رکشہ والا اقصیٰ روڈ پر سوائے معین جگہوں کے رکشہ کھڑا نہ کرے۔

☆ رکشہ سٹاپس

گولبازار، اقصیٰ چوک، ریلوے پھاٹک کے ساتھ، یادگار روڈ گلشن نرسری کی طرف، بس سٹاپ

5۔ مہربانی فرما کر معین سٹاپس پر ہی اتریں اور خریداری کے بعد ان معین جگہوں سے ہی سوار ہوں۔

6۔ مہربانی فرما کر کوئی ریڑھی والا، ٹھیلے والا اقصیٰ روڈ، اقصیٰ چوک تا بس سٹاپ تک ریڑھی نہ لگائے۔

7۔ مہربانی فرما کر کوئی دکاندار اپنی دکان کے سامنے کسی گاڑی، رکشہ اور ریڑھی کو کھڑا نہ ہونے دے۔

8۔ تمام دکاندار اپنی دکان سے باہر کوئی سامان نہ رکھیں۔ جس سے چلنے والوں کو تکلیف ہو یا رکاوٹ پیدا ہوتی ہو۔

9۔ جب پھاٹک بند ہو تو تمام گاڑیوں، رکشوں اور موٹر سائیکلوں والے اپنی لین میں رہیں اور دوسری لین کی طرف رش نہ کریں۔

10۔ اٹھارہ سال سے کم عمر کا کوئی نوجوان رکشہ نہ چلائے۔ اور نہ ہی ایسے رکشہ پر اُس کے ساتھ کوئی سفر کرے۔

11۔ مہربانی فرما کر ڈیوٹی دینے والوں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

12۔ مہربانی فرما کر سبزی اور پھل روڈ پر رش کرنے والی ریڑھیوں سے نہ خریدیں۔

اہل ربوہ کیلئے پارکنگ ایریاز

ضروری نوٹ: اقصیٰ چوک تا بس سٹاپ اقصیٰ روڈ پر اپنی گاڑی ہرگز پارک نہ کریں بلکہ

1۔ **گولبازار:** گرین بیلٹ کے ساتھ ساتھ

2۔ یادگار روڈ: دفاتر ایوان محمود، دفاتر انصار اللہ کے ساتھ ساتھ

3۔ پھاٹک: سبزی مارکیٹ سبزی مارکیٹ کے ساتھ گرین بیلٹ جامعہ کوارٹرز کے سامنے (دائرے میں)

4۔ اقصیٰ چوک: جلسہ گاہ کی دیوار کے ساتھ

5۔ ریلوے روڈ: یوٹیلیٹی سٹور سے پہلے بطرف مغرب

6۔ فضل عمر ہسپتال: مین گیٹ پر مریض کو اتار کر گولبازار میں گرین بیلٹ کی طرف پارک کریں۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7/اپریل 2013ء

4:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء
6:25 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2010ء
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء
11:50 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
2:00 pm	سوال و جواب
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اپریل 2013ء
8:10 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست

عجائبات عالم

پتھر کے زمانے کا گاؤں

دوبئی کے نزدیک تعمیر کیا گیا حیرت انگیز گاؤں

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں جب نئی نئی ایجادات دیکھ کر انسان دانتوں تلے انگلی دبا کر رہ جاتا ہے ایسے میں ایک پتھر کے زمانے کا گاؤں بسانا بھی ایک دلچسپ اور حیرت انگیز بات ہے۔ دوبئی کے ایک شخص علی السعید ابراہیم نے گزرے ہوئے وقت کو نئے انداز میں ڈھالنے کی کوشش کی اور ''ہتا'' کے مقام پر ایک ایسا چھوٹا سا گاؤں تعمیر کیا جس میں پتھر اور لکڑی کے علاوہ کوئی دوسرا میٹیریل استعمال نہیں کیا گیا۔

جہاں یہ گاؤں آباد ہے یہ زمین حاکم دوبئی نے 1980ء میں علی ابراہیم کو دی اور علی ابراہیم کا ارادہ تھا کہ یہاں شجرکاری اور کھیتی باڑی کی جائے ایک روز وہ گاڑی میں بیٹھے اپنی اراضی کی جانب رواں دواں تھے کہ اچانک گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔ انہوں نے گاڑی سے اتر کر دیکھا تو یہ سب ایک پتھر کی وجہ سے ہوا تھا۔ انہوں نے وہ پتھر پھینکنے کے لئے اٹھایا تو ہاتھ میں لیتے ہی انہیں اس کی خوبصورتی نے اس قدر متاثر کیا کہ ان کے ذہن میں ایک عجیب نقشہ گھوم گیا۔

پتھر کا گاؤں یا فارم ہاؤس بنانے کے پیچھے یہی خیال کارفرما تھا۔ انہی دنوں انہیں پتہ چلا کہ اس زمین پر کسی قسم کی پیداوار ممکن نہیں کیونکہ زیر زمین پانی کی سطح تک پہنچنے کے لئے 800 فٹ کھدائی کرنا پڑی۔ زمین بالکل زرخیز نہیں تھی۔ چنانچہ اس جگہ پر پتھر کا گاؤں بسانے کا ارادہ مزید پختہ ہوتا چلا گیا۔ انہوں نے اس قدیم زمانے کے گاؤں کے لئے ''ارم'' نام تجویز کیا۔

علی سعید ابراہیم نے اس گاؤں کی تعمیر کا آغاز 1990ء کے شروع میں کیا اور اب تک اس پر 10 ملین درہم خرچ ہو چکے ہیں اور اس تعمیری کام میں 300 ٹن مختلف انواع کے پتھر استعمال کئے جا چکے ہیں۔ اکثر پتھر ہتا اور اس کے گردونواح کے علاقوں سے حاصل کئے گئے لیکن انفرادیت پیدا کرنے کے لئے دنیا کے بہت سے علاقوں سے خاص پتھر لائے گئے۔ ان میں نیا گرا فالز، دریائے رائن، یورپ اور افریقہ کے پتھر شامل ہیں لیکن انہیں اس انداز میں نصب کیا گیا ہے کہ ساری دنیا ایک سی نظر آئے۔

اب اس پتھر کے گاؤں میں اس قدر خوبصورت اشیاء تعمیر کی جا چکی ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ مختلف مجسمے، زندگی کی عکاسی کرتے مناظر وغیرہ کو پتھروں کے ذریعے زمین پر بنایا گیا ہے۔ اسی طرح پتھروں کی راہداریاں اور فرش تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس تعمیری نمونے کی خاصیت یہ بھی ہے کہ کسی جگہ بھی لوہا یا سٹیل استعمال نہیں کیا گیا۔ ماضی کی بہترین عکاسی کے لئے صرف پتھر اور لکڑی استعمال کی گئی ہے۔

پتھروں سے ایک دنیا بسانا اپنے انداز میں خاصا مختلف ہے۔ جو لوگ اس جگہ کو پہلی مرتبہ دیکھتے ہیں وہ حیرانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہاں جگہ جگہ چوپالیں بنائی گئی ہیں جہاں بیٹھ کر لوگ ستاتے ہیں اور پرانے زمانے کے قصے کہانیاں سنا کر عہد رفتہ کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6/اپریل

طلوع فجر	4:24
طلوع آفتاب	5:49
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:33

اب سکول شوز صرف -/200 روپے میں محدود مدت کیلئے
6-اپریل تا 11-اپریل سکول شوز پر لوٹ سیل
کامران شوز ریلوے روڈ ربوہ

جوڑوں کا درد۔ پٹھوں کا درد۔ اعصابی کمزوری
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
فی ڈبی -/350 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

All Top Brand
اب ایک قدم اور آگے
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

چلئے پتھر تے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

اعلان داخلہ اولیول
(ستارا کیڈمی دارالنصر، ٹوٹنگل ستارا کیڈمی ناصر آباد، ستارہ مانٹسوری دارالرحمت شرقی)
نرسری تا اولیول کلاسز میں داخلہ شروع ہے۔ بچوں کے داخلہ ٹیسٹ اور مزید معلومات کیلئے
ستارا کیڈمی: 6213786 اور
ٹوٹنگل ستارا کیڈمی: 6211872 پر رابطہ کریں۔
(ایڈمنسٹریٹر)

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

FR-10

خوشخبری
Bata شوز کی ربوہ میں ڈیلرشپ
اب آپ کے شہر ربوہ میں باٹا شوز کے مستند ڈیلر
''مس کولیکشن شوز'' کو مقرر کیا گیا ہے۔
باٹا کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
مورخہ 6 تا 11-اپریل باٹا کی تمام ورائٹی پر 10 فیصد رعایت
اس خوشی کے موقع پر دیگر تمام ورائٹی پر بھی 10 فیصد ڈسکاؤنٹ
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیوفزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے